

48955-عورت نے عمرہ کا احرام مکہ سے باندھ لیا لہذا اس پر کیا لازم آتا ہے؟

سوال

میں کم کی رہائشی ہوں اور عمرہ کرنی چاہتی تھی لیکن اپنے بھائی کے اس اصرار پر میقات نہیں کیونکہ اس کا اصرار تھا کہ میقات پر جانا لازمی نہیں، لیکن مجھے علم ہے کہ میقات واجب ہے، تو کیا حکم ہوگا؟ اور اگر مجھ پر دم لازم آتا ہے اور میں اسے سعودی عرب سے باہر بھینجا چاہوں تو کیا ایسا کرنا جائز ہوگا؟

پسندیدہ جواب

اول :

جو مکہ میں ہو اور عمرہ کرنا چاہتے تو اس کے لیے حرم کی حدود سے باہر جانا واجب ہے تاکہ وہ عمرے کا احرام باندھ سکے، اور مکہ سے عمرہ کا احرام باندھ نہیں، اور اگر وہ ایسا کرتا ہے تو جسور علماء کرام کے ہاں اس پر دم لازم آتے گا، یعنی مکہ میں ایک بحری ذبح کر کے حرم کے مساکین میں تقسیم کیا جائے گا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوج عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا ہے وہ کہتی ہیں کہ ہم جب اللہ تعالیٰ کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ۔۔۔۔۔ وہ حدیث ذکر کرتے ہوئے کہتی ہیں :

جب ہم نے حج مکمل کریا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم بھیجا تو میں نے عمرہ کیا۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1556) صحیح مسلم حدیث نمبر (1211)

اور ایک حدیث میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے عمرہ کیا ہے اور میں نے عمرہ نہیں کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اے عبد الرحمن اپنی بہن کو تنعیم لے جاؤ تو اس نے انہیں اونٹی پر سوارا پسے پیچھے سوار کیا تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ نے عمرہ کیا۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1215) صحیح مسلم حدیث نمبر (1211)

اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا :

(اپنی بہن کو حرم سے باہر لے تاکہ وہ عمرہ کا احرام باندھ لے)۔

امام نووی رحمہما اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

(اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاؤ تاکہ وہ عمرہ کا احرام باندھ لے) اس میں علماء کرام کے اس قول کی دلیل ہے کہ جو مکہ میں ہو اور عمرہ کرنا چاہتے تو اس کا میقات قریب ترین حل ہے، اور اس کے لیے حرم کی حدود میں سے احرام باندھنا جائز نہیں ۔۔۔۔۔

علماء کرام کا کہنا ہے : حل میں نکلا اس لیے واجب ہے تاکہ وہ اپنے نک اور عبادت میں حل و حرم کو جمع کر لے، جس طرح ایک حاجی ان دونوں کے مابین جمع کرتا ہے کیونکہ وہ میان عرفات میں وقوف کرتا ہے جو کہ حل (یعنی حدود حرم سے باہر) میں ہے پھر وہ مکہ میں طوف وغیرہ کے لیے داخل ہوتا ہے، یہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب کی تفصیل ہے

اور جمصور علماء کرام نے بھی ایسا ہی کہا ہے کہ عمرہ کے احرام کے قریب ترین حل کی جانب نکلا واجب ہے، اور اگر اس نے حرم کی حدود سے ہی عمرہ کا احرام باندھ لے اور حرم کی حدود سے باہر نہ جاتے تو اس پر دم لازم آتا ہے، اور عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اس پر کچھ لازم نہیں، اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اس کا احرام حل نکلے بغیر ہوتا ہی نہیں۔

اور قاضی عیاض اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : خاص کر عمرہ کا احرام تنعیم سے باندھنا ضروری ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ مکہ سے عمرہ کرنے والوں کا میقات ہے، اور یہ قول شاذ اور مردود ہے، اور جمصور علماء کرام اس پر ہیں کہ حل کی ساری جانبیں برابر ہیں اور تنعیم کے ساتھ ہی خاص نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اہ

اور جو مکہ میں ہوا رحیم کا احرام باندھنا چاہے تو وہ مکہ میں اپنی جگہ سے ہی احرام باندھے اسے حل کی طرف نکلا لازم نہیں اور اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالکلیفہ اور اہل شام کے لیے جنہے اور اہل نجد کے لیے قلن منازل، اور اہل یمن کے لیے یہ میقات کو میقات مقرر کیا اور فرمایا :

(یہ میقات والوں کے لیے اور ان کے لیے بھی ہیں جو ان کے علاوہ حج اور عمرہ کے لیے ان سے گزریں ان کے لیے بھی میقات ہے، اور جو لوگ ان کے اندر رہتے ہیں وہ جہاں سے باندھے حتیٰ کہ مکہ سے ہی احرام باندھیں گے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1524) صحیح مسلم حدیث نمبر (1181)۔

حافظ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

(حتیٰ کہ اہل مکہ سے) یعنی انہیں اس بات کی ضرورت نہیں کہ وہ احرام کے لیے میقات کی طرف نکلیں بلکہ وہ مکہ سے ہی احرام باندھیں اور یہ حاجی کے ساتھ خاص ہے لیکن عمرہ کرنے والے کے لیے واجب ہے کہ وہ قریب ترین حل کی طرف نکلے، محب طبری کہتے ہیں : مجھے یہ علم نہیں کہ کسی نے عمرہ کے لیے مکہ کو میقات مقرر کیا ہو۔ اہ

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ مناسک الحج و العمرۃ میں میقات کا ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں :

تو ان میقات سے مکہ کے قریب رہنے والوں کے لیے میقات اس کی رہائشی جگہ ہی ہے وہ وہیں سے احرام باندھے گا، حتیٰ کہ اہل مکہ سے ہی احرام باندھے گے لیکن عمرہ کا نہیں لہذا جو حرم کی حدود میں رہتا ہے وہ قریب ترین حل سے احرام باندھے گا۔ اہ

پھر اور پرہیز کی گئی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ولی حدیث ذکر کی جس میں وہ اپنے بھائی عبدالرحمٰن کے ساتھ تنعیم گئی تھیں۔

ویکھیں : مناسک الحج و العمرہ صفحہ نمبر (27)۔

دوم :

مکہ میں بھری ذبح کر کے اس کا گوشت حرم کے ممالک میں تقسیم کرنا واجب ہے اور مکہ سے باہر تقسیم کرنا جائز نہیں کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے احرام کی حالت میں شکار کرنے کے فدیہ کے بارہ میں فرمایا ہے :

ب) اے ایمان والو! جب تم احرام کی حالت میں ہوشکار کو قتل نہ کرو اور جو شخص تم میں سے اس کو جان بوجہ کر کرے گا تو اس پر فدیہ واجب ہو گا جو کہ اس جانور کے مساوی ہو جس کو اس نے قتل کیا ہے جس کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر شخص کر دیں خواہ وہ فدیہ خاص چوپا یوں میں سے ہو جو نیاز کے طور پر کعبہ تک پہنچایا جائے۔) المائدۃ(95)۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

ب) پھر ان کے حلال ہونے کی جگہ خانہ کعبہ ہے۔

بجہۃ الدانیۃ (مستقل فتویٰ کمیٹی) سے کچھ ایسے لوگوں کے بارہ میں جنہوں نے کہ کے ایک محلہ کدی سے ہی عمرہ کا احرام باندھا اور تنعیم نہیں کئے سوال کیا گیا؟

تو بجہۃ الدانیۃ کا جواب تھا :

کدی سے عمرہ کا احرام باندھنے والوں نے غلطی کی کیونکہ کدی حل میں داخل نہیں بلکہ حرم میں ہے اور یہ تنعیم اور نہ ہی جرانہ کی طرح ہے، کیونکہ تنعیم اور جرانہ دونوں ہی حل میں ہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جرانہ سے عمرہ کیا ہے لیکن تنعیم سے عمرہ نہیں کیا، بلکہ عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنی بہن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تنعیم لے جائے تاکہ وہ عمرے کا احرام باندھ لیں، کیونکہ حرم کے سب سے نزدیک تنعیم ہے۔

اور اگر حرم کی حدود کے اندر سے عمرہ کا احرام شرعاً طور پر جائز ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حکم دیتے تھے کہ وہ اپنی جگہ ایٹھ سے ہی احرام باندھ لیں اور ان کے بھائی کو انہیں تنعیم لے جانے کا نہ کئے کیونکہ اس میں بغیر کسی وجہ کے ہی مشقت تھی اور وہ مسافر بھی تھے۔

اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دو معاملوں میں اختیار دیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے آسان کو اختیار کرتے تھے اگر وہ گناہ نہ ہوتا، اور کدی کو تنعیم اور جرانہ پر قیاس کرنا صحیح نہیں، کیونکہ میقات سے احرام باندھنا ایک تعبدی عمل ہے اور ان کا عمرہ صحیح ہے، اور حرم میں سے احرام باندھنے کی بنا پر ہر ایک کے ذمہ ایک بحری ذبح کرنا ہوگی۔ اہ

اور شیخ ابن شعیین رحمہ اللہ تعالیٰ فتاویٰ ارکان اسلام میں لکھتے ہیں :

لہذا جو بھی حج یا عمرہ کرنا پاہے تو جب وہ میقات سے گزرے توہاں سے احرام باندھے اور اسے تجاوز نہ کرے، اگر اس نے میقات بغیر احرام تجاوز کر لیا تو اس پر واجب ہے کہ وہ میقات پر واپس آ کر احرام باندھے، اور جب وہ واپس آ کر میقات سے احرام باندھ لے تو اس پر دم نہیں، اور اگر وہ اپنی ہی جگہ سے احرام باندھ لے اور میقات پر واپس نہ جائے تو اہل علم کے ہاں اس کے ذمہ فدیہ ہو گا جو کہ کم کے فقراء میں تقسیم کرے گا۔ اہ

دیکھیں : فتاویٰ ارکان اسلام صفحہ نمبر (515)۔

واللہ اعلم۔